میلاد النبی کی مٹھائی خریدنے کا حکم؟

حكم شراءحلوي المولد النبوي الشريف؟

(اردو-الأردية-urdu)

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعه

شفيق الرحمن ضياء الله مدنى

ناشر

موقع الإسلام سؤال والجواب

http://www.islamqa.com/

1430ھ - 2009م

islamhouse.com

حكم شراء حلوي المولد النبوي الشريف؟

فضيلة الشيخ محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المدني

الناشر

موقع الإسلام سؤال والجواب

http://www.islamqa.com/

1430هـ - 2009م

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحيم

میلاد النبی کی مٹھائی خریدنا

کیا میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روزقبل یا ایک روزبعد یامیلاد النبی کے دن میلاد کی مٹھائی کھانا حرام ہے اورمیلاد کی مٹھائی خریدنے کا کیا حکم ہے کیونکہ یہ مٹھائی انہیں ایام میں مارکیٹ میں آتی ہے ،برائے مہربانی معلومات فراہم کریں

الحمد للہ:

اول:

میلاد منانا بدعت ہے، نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اور نہ ہی کسی صحابی یا تابعي یا کسی امام سے، بلکہ یہ تو بدعتیوں اور تہواروں کے رسیا لوگوں نے ایجاد کیا ہے، جس طرح انہوں نے دوسری بدعات و گمراہیاں ایجاد کیں اسی طرح یہ بھی.

اس جشن میلاد کی بدعت کا تفصیلی بیان سوال نمبر (**10070**) اور (**70317**) کے جواب میں گزر چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

اصل میں ضرر اور نقصان سے خالی مٹھائی وغیرہ خریدنا اور کھانا جائز ہے، جب تك اس میں کسی برائی میں معاونت نہ ہوتی ہو، یا پھر اس کی ترویج اور اس بدعت کو مسلسل کرنے کا باعث نہ بنتی ہو.

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ جشن میلاد کے ایام میں میلاد النبی کی مٹھائی خریدنا اس کی ترویج اور ایك قسم کی معاونت کا باعث ہے، بلکہ یہ ایك طرح کا جشن میلاد اور اسے عید منانا ہے، کیونکہ عید وہ ہے جس کے لوگ عادی ہوں، اس لیے اگر تو لوگوں کا جشن میلاد میں یہ معین چیز کھانا عادت ہو، یا پھر وہ اسے میلاد کے لیے تیار کرتے ہوں اور باقی ایام میں نہ ملتی ہو تو اس کی خرید و فروخت اور کھانے اور اس دن ہدیہ دینا جشن میلاد منانے کی ایك قسم ہے، اس لیے ایسا نہیں کرنا چاہیے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں محبت کے تہوار ویلنٹائن ڈے کے تہوار اور اس کےمتعلقہ سرخ رنگ کی مٹھائی جس پر دل کی تصویر بنی ہوتی ہے کے متعلق درج ہے:

" کتاب و سنت کے صریح دلائل سے ثابت ہوتا ہے ـ اور امت کے سلف صالحین کا اس پراجماع ہے ـ کہ اسلام میں صرف دو عیدیں اور تہوار ہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحی اس کے علاوہ کوئی عید

اور تہوار نہیں، چاہے وہ تہوار کسی شخص کے متعلق ہو یا جماعت کے یا کسی واقعہ و حادثہ کے، یا کسی بھی موضوع اور معنی کے متعلقہ یہ سب تہوار بدعتی ہیں اہل اسلام کے لیے ان تہواروں کا منانا جائز نہیں، اور نہ ہی ان کے لیے اس میں خوشی وسرور کا اظہار کرنا جائز ہے، اور ان کے لیے کسی بھی طرح اس میں معاونت کرنی بھی جائز نہیں.

کیونکہ یہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنا ہے؛ اور جو کوئی بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے..

اسی طرح مسلمان کے لیے اس میں کسی بھی طرح سے معاونت کرنا حرام ہے چاہے وہ کھانا ہو یا پینا، یا خرید و فروخت کے ذریعہ یا پھر اس تہوار کے اشیاء اور کھانے تیار کرنا، یا اس کے لیے خط و کتاب کرنا، یا پھر اعلان کرنا.

کیونکہ یہ سب کچھ گناہ اور ظلم و زیادتی میں تعاون اور اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معصیت و نافرمانی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾[سورة المائدة:2]

" اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو، یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے " انتہی

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب